© rasailojaraid.com

کو عوام پر مسلط کرکے اسے عوامی فیصلہ کہا جاتا ہے اور غریب پسے ہوئے طبقوں کی دینی آواز کو دبانے اور کچلنے کے لیے دائیں اور بائیں کے منافق مل کر اسے "ملّا ازم" ملائیت مذہبی پیشوائیت کا نام دے کر بیرونی حمایت بیرونی حکمتِ عملی اور بیرونی سرمائے کی طاقت سے کچل دیتے ہیں۔ لیکن جب اپنی گردنوں میں استبداد کا رسّہ فٹ ہو جاتا ہے تو چلانے لگ جاتے ہیں کہ یہ اسلام کے خلاف سازش ہے۔

پاکستان کے چاروں مسلک کے سیاسی علماء نے جمہوری نظام ریاست پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی ہے۔ علماء نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ جمہوریت پر متفق ہو سکتے ہیں، اسلام پر ان کا اتفاق ممکن نہیں۔

اب اگر علماءِ اسلام کی بات کریں تو وہ اس میں ہرگز مخلص نہیں۔ پی پی کی کامیابی کے ذمہ دار بھی یہی سیاسی علماء ہیں، خصوصاً وہ سیاستدان اور علماء جو گیارہ سال سے مسلسل ایک عورت کی سیاسی قوت اور اس کی سوجھ بوجھ سے نفع اندوز ہوتے رہے ہیں۔ پاکستان میں عورت نے ایک ہی جست میں یہ مقام حاصل نہیں کیا بلکہ ماڈرن یونیورسٹی زدہ طبقہ نے تدریجی ارتقائی عمل سے عورت کو یہ مقام دلایا ہے جس کی پشت پناہی پاکستان میں نام نہاد حکومتوں کی خصوصاً ایوب اور بھٹو دورِ حکومت میں باقاعدہ منصوبہ بندی سے عورت کو سیاسی قوت بنایا گیا اور یہ تمام کارروائی سامراجیوں کی پس منظر کی طاقت کے سہارے عمل میں لائی گئی ہے۔ ضیاء الحق شہید کے دور میں سامراجیوں کی اعلانیہ مداخلت سے عورت کو سیاسی جدوجہد میں دھکیلا گیا اور سیاسی علماء نے مداہنت سے کام لیتے ہوئے اس امریکی پروگرام کے خلاف بیان تک نہ دیا۔ ضیا دور میں ہی امریکی قونصلیٹ ان سیاسی علماء سے باری باری ملا اور جدید ترین ثقافتی عورتوں سے بھی ملا اور پاکستان میں عورت کے حقوق، عورت کی حیثیت چل نکلی جس سے عوامی مزاج تشکیل پا گیا۔ اب علماء اور دائیں بازو کے سیاسی بیٹے اور سیاسی حاشیئے چیخ رہے ہیں کہ عورت سربراہ مملکت نہیں بن سکتی۔ میں پوچھتا ہوں، ماضی قریب میں علماء اور سیاستدان جو کچھ کرتے رہے، اب اس کا نتیجہ کیوں قبول نہیں کرتے؟ میں کہتا ہوں اگر عورت کا سربراہ مملکت بننا حرام ہے، گناہ ہے تو اس کے مجرم علماء اور دائیں بازو کے سیاستدان ہیں۔ پاکستان میں اپوا، اپفوا گرل گائیڈ، ویمن موومنٹ وغیرہ تنظیمیں تم دائیں بازو والوں نے بنوائیں، اور سیاسی علماء نے تمہاری سرپرستی کی۔ علماء جمہوریت قبول کرتے ہیں مگر جمہوری فیصلہ قبول نہیں کرتے۔ پھر انہیں اسلام یاد آ جاتا ہے۔ اسلام الیکشن سے نہیں، تبلیغ اور جہاد سے قوتِ حاکمہ بن سکتا ہے، ووٹوں سے اسلام کی الف بھی نہیں آ سکتی۔ الیکشن سرمایہ داروں کا کھیل اور کاروبار ہے۔

© rasailojaraid.com

مجلس احرارِ اسلام اسی لئے ان منافق سیاسی جرائم کاروں کے خلاف برسرِ پیکار ہے۔ نہ دایاں بازو،